احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 19 دسمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 19 دسمبر 2003ء 24 شوال 1424 ہجری 19 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 287

باقی معاف کردو

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی کو پھلوں کے کاروبار میں نقصان پہنچا اور اس پر بہت قرضہ چڑھ گیا آنحضرت ﷺ نے اس کیلئے صدقہ کی تحریک فرمائی مگر قرض کی رقم کے برابر مال اکٹھا نہ ہو سکا۔ اس پر رسول اللہؐ نے قرض خواہوں سے فرمایا جو ملتا ہے لے لو اور باقی معاف کردو۔

(مسند احمد جلد3 ص58 حدیث نمبر:11568)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں؛ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔ میں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں میں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو میں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص215)

التواء جلسہ سالانہ ربوہ

امسال مورخہ 26-27-28 دسمبر 2003ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کیلئے حکومت کو درخواست کی گئی تھی لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری کی تاحال اطلاع نہیں ملی۔ اس لئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

اعلان برائے امداد کتب ورسائل

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدی طلباء وطالبات پاکستان میں مختلف یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں دن بدن ان کی تعداد میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ احمدی طلباء وطالبات میڈیسن انجینئرنگ، بزنس، اکاؤنٹینسی، لاء، کمپیوٹر سائنس، ایگریکلچر، فائن آرٹس، مختلف زبانیں، Basic Sciences وغیرہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان تمام کورسز کی بنیادی کتابیں اور رسائل بہت مہنگے ہوتے ہیں اور بہت سے طلبہ ان اخراجات کے متحمل نہیں ہوتے اس لئے نظارت ان تمام احمدی طلباء وطالبات سے خاص گزارش کرتی ہے کہ وہ ان رسائل وکتب کو جن سے وہ استفادہ کر چکے ہیں اور اب انہیں ان کی ضرورت نہیں ہے نظارت کو مندرجہ ذیل ایڈریس پر ارسال کریں تاکہ کثیر تعداد میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ ان کتب ورسائل سے استفادہ کر سکیں اور ان طلبہ کیلئے یہ کتب نہایت مفید رہیں گی۔

(نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 پاکستان
فون نمبر: 04524-212473)

سیمینار آگاہی صحت عامہ

جوڑوں کا درد اور اس کا علاج

امریکہ سے تشریف لائے ہوئے ماہر امراض ہڈی و جوڑ (آرتھو پیڈک سرجن) مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے آگاہی صحت عامہ کے تحت مورخہ 8/ دسمبر 2003ء بروز سوموار بوقت 11:00 بجے صبح سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال میں ایک مفید اور نہایت اہم لیکچر دیا۔ جس کا عنوان جوڑوں کا درد (Arthritis) اور اس کا علاج تھا۔ اس سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب نے ڈاکٹر صاحب موصوف کا تعارف کروایا۔ ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے پرحکمت اور آسان پیرائے میں انسانی جسم میں ہڈیوں اور جوڑوں کے نظام کو بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اعلیٰ ترین فہم و سخن کے علاوہ دو پاؤں پر کھڑے ہو کر چلنے کی صلاحیت بھی بخشی ہے۔ چوپائے اپنا وزن چار پاؤں پر ڈالتے ہیں اور ہمیں اپنا بوجھ دو ٹانگوں پر برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اور جب ہم ایک پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں، بھاگتے ہیں یا چھلانگ لگاتے ہیں تو اس سے بھی زیادہ بوجھ ٹانگوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

جوڑوں کے درد (Arthritis) کا لفظی مطلب جوڑوں کی سوزش، سوجنا، درد کرنا اور ماؤف ہونا ہے جس کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔ 1۔ موچ، جوڑوں کے اترنے کے ساتھ یا جوڑ کے اندر ہڈی کا شکستہ ہو جانا۔ 2۔ انفیکشن یعنی جراثیم کی وجہ سے پیپ کا پیدا ہونا یا ٹی بی۔ 3۔ گنٹھیا اور اس سے ملتی جلتی متعدد دیگر امراض۔ 4۔ جوڑوں کا گھس جانا۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے جوڑوں کے نظام کو سمجھانے کے لئے کار کی مثال دی اور بتایا کہ کار میں استعمال ہونے والے پرزے کی اگر مناسب دیکھ بھال نہ کی جائے تو ان کے جلدی خراب ہونے کا احتمال ہوتا ہے اسی طرح انسانی جسم یا بدنی مشین کا خیال نہ کیا جائے اس کی دیکھ بھال نہ ہو تو یہ بھی بہت جلد اور وقت سے پہلے خراب اور بیمار ہو جائے گا۔ اسی لئے آرتھو پیڈک سرجن کو انسانی جوڑوں اور ہڈیوں کا کارپینٹر بھی کہتے ہیں۔ کار وقت سے پہلے دو وجوہات کی وجہ سے خراب ہوتی ہے یعنی اس پر زیادہ وزن ڈالنا اور اس کو غیر معمولی طور پر چلانا اسی طرح انسانی جسم میں انہی دو وجوہات کی وجہ سے جوڑوں کی تکلیف کا آغاز ہو جائے گا یعنی وزن کی زیادتی اور جسم کی کج استعمالی اور بے احتیاطی۔ انسانی جسم کے وزنی ہونے سے وزن برداشت کرنے والے جوڑ متاثر ہوتے ہیں۔

جوڑ ہلنے جلنے کے لئے ہوتے ہیں اور ان کو مسلز ہلاتے ہیں۔ اس لئے جوڑوں کی بہت حفاظت کرنا ضروری ہے۔ غیر معمولی مشقت جسم کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور آخری عمر میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فالج میں مسلز یا عضلات کی کمزوری کی وجہ سے انسان چل پھر نہیں سکتا۔ جوڑوں کو حفاظت میں رکھنے اور ان کو کھوکھلا ہونے سے بچانے کے لئے پٹھوں کا مضبوط ہونا اور مضبوط رہنا ضروری ہے۔

سلائیڈز کے ذریعہ اس بیماری کی مزید تفصیلات بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ جوڑوں کے درد (Arthritis) میں دو ہڈیوں کے ملحقہ سرے کھردرے ہو جاتے ہیں اور مریض کے آرام کرنے کے دوران جوڑ کے دونوں سرے ایک دوسرے کی طرف دھکیلتے رہتے ہیں اور جوڑ ایک حد یا پھر بہت حد تک جام ہونے لگتا ہے، ممکنہ حرکت کم سے کم تر ہوتی جاتی ہے اور اس کی علامت Stiffness اور اکڑاہٹ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اسی لئے جب مریض کچھ دیر بستر پر کرسی یا وہیل چیئر پر آرام کے بعد چلنے کی کوشش کرتا ہے تو خاصی دقت اور درد محسوس ہوتی ہے اور کچھ دیر ہلانے جلانے اور مساج کے بعد جوڑ کے عضلات نارمل ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری میں ہڈیوں کے جوڑ کی پھسلنی سطح ختم ہو جاتی ہے تو نیچے کی ہڈی پر براہ راست وزن پڑنے سے درد شروع ہو جاتی ہے جو بڑھتی ہی جاتی ہے۔ جوڑ کے اندر جب ہڈی بیٹھنا شروع ہو جائے تو جوڑ اور اس کے ساتھ ٹانگ مڑنا شروع ہو جاتی ہے جو بڑھتی چلی جاتی ہے جس سے چلنا پھرنا دشوار سے دشوار ہوتا جاتا ہے۔ اور مریض ہمت ہار کر بیٹھ جاتا ہے، یا بستر پر پڑا رہتا ہے یا وہیل چیئر استعمال کرنی پڑتی ہے۔ اس طرح بیٹھ رہنے سے جوڑ کے باہر کے مسلز مزید کمزور ہو جاتے ہیں اور وزن بڑھ جاتا ہے۔

گھٹنے کے جوڑ کی درد عموماً اندر کی طرف سے شروع ہوتی ہے سامنے گھٹنے کی چپنی کے نیچے یا پھر سارے جوڑ میں بھی ہو سکتی ہے اس سے ٹانگوں کے پٹھے اکڑے رہتے ہیں جس سے بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری جسمانی گاڑی کو چلتا رکھنے کے لئے متعدد جوڑوں سے نوازا ہے۔ انسان کا چلنا پھرنا ضروری ہے ورنہ زندگی میں دلچسپی ختم ہو جائے گی، بچہ آزادانہ چل پھر کر زندگی کا لطف اٹھاتا ہے مریضوں اور باعمر افراد کو جلد از جلد چلنے پھرنے کے قابل بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ فریکچر کی صورت میں جلد از جلد آپریشن ضروری ہے۔ جوڑوں کے درد کی بڑی وجہ وزن کی زیادتی ہے کھانے میں احتیاط اور ورزش کے ذریعے وزن کم کیا جانا انتہائی ضروری ہے، کھانا جینے کے لئے ہو نہ کہ جینا کھانے کے لئے۔ اگر 10 پاؤنڈ وزن کم ہو تو 20 فیصد تکلیف کم ہو جائے گی۔ اس طرح بلڈ پریشر اور شوگر بھی کنٹرول رہے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ نمک اور کیلوریز کو بھی کنٹرول کریں بلاضرورت بھاری جسمانی ورزش سے اجتناب کریں۔ اسی طرح ورزش کی خاطر زیادہ بیٹھکیں نکالنا بھی مضر ہے۔ جوڑوں کے اردگرد کے مسلز کی ورزش کرتے رہے ہیں تاکہ جوڑ کے اندر دباؤ ڈالے بغیر وہ مضبوط ہو جائیں۔ سیڑھیوں پر دھیان سے چڑھنا اور اترنا چاہئے۔ اونچی اور بازو والی کرسی پر بیٹھنا چاہئے، ڈرائیونگ کرتے وقت گھٹنوں کو زیادہ تہ ہونے سے بچائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ساتھی کے ذریعے ورزش کا عملی نمونہ پیش کیا، ان ورزشوں میں گھٹنے کے جوڑوں کو نارمل حرکت دینا، گھٹنے کے سامنے اور پیچھے کے مسلز کو ٹائیٹ کرنا اور لیٹ کر سیدھی ٹانگ کو اٹھانا اور آہستہ آہستہ دوبارہ نیچے لانا شامل تھیں۔ یہ ورزشیں صبح، دوپہر، شام کو تین چار منٹ تک کرنی ضروری ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گھٹنے یا جوڑوں کے درد میں فزیکل تھیراپی سب سے اہم علاج ہے اسے سیکھنے کے بعد خود کرتے رہنا چاہئے۔ اس بیماری میں ادویات کے استعمال کے فوائد کی نسبت نقصانات زیادہ ہیں۔ ہومیو پیتھی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے نسخہ جات سے فائدہ اٹھانا چاہئے جسم میں ہڈی سب سے سخت عضو ہے لیکن جب اس میں انفیکشن پیدا ہو جائے تو سب سے خطرناک بن جاتا ہے۔ چھڑی کا استعمال بھی مفید ہے۔ اگر جسمانی وزن کم نہ ہو سکے تو چلنے میں چھڑی کی مدد سے وزن کو تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

انہوں نے اپنے اس مفید لیکچر کے آخر پر ان باتوں کی طرف دوبارہ توجہ دلائی کہ وزن کا خیال رکھیں چلنے کی عادت ڈالیں اور گھٹنوں کی ورزش باقاعدہ کرتے رہیں۔ اس کے بعد انہوں نے سوالوں کے جواب دیئے۔ اس دوران انہوں نے بتایا کہ جو کمر سیدھی ہوتی ہے وہ درست رہتی ہے اس لئے ہمیشہ کمر سیدھی رکھنے کی کوشش کریں۔ کمر کی درد میں بیلٹ استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس سے کمر کے مسلز کمزور ہو جاتے ہیں۔ کمر درد سے بچنے کے لئے کمر نہ جھکائیں، بازو والی کرسی پر کمر سیدھی رکھتے ہوئے ٹیک لگا کر بیٹھیں، کوئی چیز جھک کر نیچے سے نہ اٹھائیں بلکہ ایک ٹانگ فولڈ کر کے اور کمر سیدھی رکھتے ہوئے چیز اٹھائیں۔

آخر پر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے بتایا کہ مکرم ڈاکٹر امتیاز چوہدری صاحب نے امریکہ سے تشریف لا کر امسال رمضان المبارک کے دوران تین ہفتوں تک فضل عمر ہسپتال میں وقف عارضی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ خواتین و حضرات کی کثیر تعداد نے اس لیکچر کو سنا، دوران کارروائی ان کی چائے سے تواضع کی گئی۔ دعا کے ساتھ یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: فخر الحق شمس)

کریم تھا وہ کرم بے حساب کر کے گیا

جو ان گلاب سی آنکھوں کو خواب کر کے گیا
وہ میرے شام و سحر لاجواب کر کے گیا

تمام شہر نے خوشبو کے رنگ دیکھ لئے
دل و دماغ کو ایسی کتاب کر کے گیا

میں دیکھتا ہوں اسے اب بھی مسکراتے ہوئے
کریم تھا وہ کرم بے حساب کر کے گیا

وفا کے نور سے میں ہی نہیں ہوا روشن
کہ ذرے ذرے کو وہ ماہتاب کر کے گیا

مرے دریچے میں وہ چاند اب نہیں رکتا
ایک اور چاند کا وہ انتخاب کر کے گیا

ملک مبشر احمد ریحانؔ

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہماری جماعت یہ غم دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں

ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھائی جاتی ہے۔ انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت، برکات اور حصول کے ذرائع کا اثر انگیز تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ 25 جولائی 2003ء کے موقع پر افتتاحی خطاب

حضور انور کے خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

قسط دوم

بہت سی اور بھی برکات ہیں جو متقی کو ملتی ہیں مثلاً سورۃ فاتحہ میں جو قرآن کے شروع میں ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مومن کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ دعا مانگیں (۔) (الفاتحہ:6-7) یعنی ہمیں وہ راہ سیدھی بتلا ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام و فضل ہے۔ یہ اس لئے سکھلائی گئی کہ انسان عالی ہمت ہو کر اس سے خالق کا منشاء سمجھے اور وہ یہ ہے کہ یہ امت بہائم کی طرح زندگی بسر نہ کرے بلکہ اس کے تمام پردے کھل جاویں۔ جیسے کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ولایت بارہ اماموں کے بعد ختم ہوگئی۔ برخلاف اس کے اس دعا سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے پہلے سے ارادہ کر رکھا ہے کہ جو متقی ہو اور خدا کی منشاء کے مطابق ہو تو وہ ان مراتب کو حاصل کر سکے جو انبیاء اور اصفیاء کو حاصل ہوتے ہیں۔ اس میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ انسان کو بہت سے قویٰ ملے ہیں جنہوں نے نشوونما پانا ہے اور بہت ترقی کرنا ہے۔ ہاں ایک بکرا چونکہ انسان نہیں اس کے قویٰ ترقی نہیں کر سکتے۔ عالی ہمت انسان جب رسولوں اور انبیاء کے حالات سنتا ہے کہ وہ انعامات جو اس پاک جماعت کو حاصل ہوئے اس پر نہ صرف ایمان ہی ہو بلکہ اسے بتدریج ان نعماء کا علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین ہو جاوے۔

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود کی اس تعلیم اور خواہش کے مطابق ہر احمدی یقین کے تمام مدارج طے کرنے والا ہو اور آئندہ نسلوں میں بھی اس معیار کو منتقل کرتا چلا جائے۔ اس کے لئے سب سے بڑی کوشش اللہ کے فضلوں کو مانتے ہوئے نسلوں کے دینی معیار کو بلند کرنے اور ان کو اس مادیت کے دور سے دور رکھنے کے لئے ان مدارج کے بارہ میں مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے، لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (العنکبوت:69) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ (الفاتحہ:6)۔ سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں دعا بالحاح کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے، فرمایا (بنی اسرائیل:73) کہ جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اس جہان میں بھی اندھا ہے۔ جس کی منشاء یہ ہے کہ اس جہان کے مشاہدہ کے لئے اسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جانی ہیں۔ آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے حواس کی طیاری اسی جہان میں ہوگی پس کیا یہ گمان ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔

اندھا کون ہے؟

اندھے سے مراد وہ ہے جو روحانی معارف اور روحانی لذات سے خالی ہے ایک شخص کورانہ تقلید سے کہ کے گھر میں پیدا ہوگیا، کہلاتا ہے۔ دوسری طرف اسی طرح ایک عیسائی عیسائیوں کے ہاں پیدا ہو کر عیسائی ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے شخص کو خدا، رسول اور قرآن کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ اس کی دین سے محبت بھی قابل اعتراض ہے۔ خدا اور رسول کی ہتک کرنے والوں میں اس کا گزر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ایسے شخص کی روحانی آنکھ نہیں۔ اس میں محبت دین نہیں۔ ورنہ محبت والا اپنے محبوب کے برخلاف کیا کچھ پسند کرتا ہے؟ غرض اللہ تعالیٰ نے سکھلایا ہے کہ میں تو دینے کو تیار ہوں اگر تو لینے کو تیار ہے۔ پس یہ دعا کرنا ہی اس ہدایت کو لینے کی تیاری ہے۔

اس دعا کے بعد سورہ بقرہ کے شروع میں ہی جو (البقرۃ: 3) کہا گیا، تو گویا خدا تعالیٰ نے دینے کی تیاری کی۔ یعنی یہ کتاب متقی کو کمال تک پہنچانے کا وعدہ کرتی ہے۔ سو اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ کتاب ان کے لیے نافع ہے جو پرہیز کرنے اور نصیحت کے سننے کو تیار ہوں۔ اس درجہ کا متقی وہ ہے جو خلقی بالطبع ہو کر حق بات سننے کو تیار ہو۔ جیسے جب کوئی مسلمان ہوتا ہے تو وہ متقی بنتا ہے۔ جب کسی غیر مذہب کے اچھے دن آئے تو اس میں اتقاء پیدا ہوا۔ عجب، غرور، پندار دور ہوا۔ یہ تمام روکیں تھیں جو دور ہوگئیں۔ ان کے دور ہونے سے تاریک گھر کی کھڑکی کھل گئی اور شعاعیں اندر داخل ہوگئیں۔ یہ جو فرمایا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت ہے یعنی تو اتقاء جو افتعال کے باب سے ہے اور یہ باب تکلف کے لیے آتا ہے یعنی اس میں اشارہ ہے کہ جس قدر یہاں ہم تقویٰ چاہتے ہیں وہ تکلف سے خالی نہیں جس کی حفاظت کے لئے اس کتاب میں ہدایات ہیں۔ گویا متقی کو نیکی کرنے میں تکلیف سے کام لینا پڑتا ہے۔

اب پانچ وقت کی نمازیں ہیں۔ گو کہ نمازوں کے بارہ میں آگے ذکر آئے گا۔ لیکن یہاں بھی بیان کر دیتا ہوں۔ بعض دفعہ ہمارے سستی ہو جاتی ہے۔ فجر کی نماز ہے۔ رات میں نیند پوری نہ ہوئی ہو تو ادا نہ ہوئی۔ ظہر عصر کی نمازیں ہیں اپنے دنیاوی کاموں کی وجہ سے وقت پر ادا نہیں ہوئیں۔ تو قرآن کریم میں ان کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ اس زمانہ میں کیا حالات ہوں گے اور باجماعت قیام کا نماز آسان ہوگا یا مشکل ہوگا۔ لیکن اس کے باوجود یہ فرضیت اس لئے ہے کہ تکلیف اٹھاؤ گے تو تقویٰ کا اعلیٰ معیار حاصل کرو گے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ پانچ وقت کی نمازوں کا التزام باقاعدہ رکھیں تا کہ ہم اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والے اور اس کا قرب پانے والے ہوں۔

اعمال میں اخفاء اچھا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"اسی طرح یہ دنیا کیا ہے۔ ایک قسم کی دار الابتلاء ہے۔ وہی اچھا ہے جو ہر ایک امر خفیہ رکھے اور ریاء سے بچے۔ وہ لوگ جن کے اعمال للّٰہی ہوتے ہیں وہ کسی پر اپنے اعمال ظاہر ہونے نہیں دیتے۔ یہی لوگ متقی ہیں"۔

فرمایا: "میں نے تذکرۃ الاولیاء میں دیکھا ہے کہ ایک مجمع میں ایک بزرگ نے سوال کیا کہ اس کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ کوئی اس کی مدد کرے۔ ایک نے صالح سمجھ کر اس کو ایک ہزار روپیہ دے دیا۔ انہوں نے روپیہ لے کر اس کی سخاوت اور فیاضی کی تعریف کی۔ اس بات پر وہ رنجیدہ ہوا کہ جب یہاں ہی تعریف ہوگئی تو شاید ثواب آخرت سے محرومیت ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ آیا اور کہا کہ وہ روپیہ اس کی والدہ کا تھا جو دینا نہیں چاہتی، چنانچہ وہ روپیہ واپس دیا گیا۔ جس پر ہر ایک نے لعنت کی اور کہا کہ جھوٹا ہے۔ اصل میں روپیہ دینا نہیں چاہتا۔ جب شام کے وقت وہ بزرگ گھر گیا تو وہ شخص ہزار روپیہ اس کے پاس لایا اور کہا کہ آپ نے سرعام میری تعریف کر کے مجھے محروم ثواب آخرت کیا، اس لئے میں نے یہ بہانہ کیا۔ اب یہ روپیہ آپ کا ہے، لیکن آپ کسی کے آگے نام نہ لیں۔ بزرگ رو پڑا اور کہا کہ اب تو قیامت تک مورد لعن طعن ہوا، کیونکہ کل کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے روپیہ واپس دے دیا ہے۔

ایک متقی تو اپنے نفس امارہ کے برخلاف جنگ کر کے اپنے خیال کو چھپاتا ہے اور خفیہ رکھتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اس خفیہ خیال کو ہمیشہ ظاہر کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک بدمعاش کسی بدچلنی کا مرتکب ہو کر خفیہ رہنا چاہتا ہے، اسی طرح ایک متقی چھپ کر نماز پڑھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کوئی اس کو دیکھ لے۔ سچا متقی ایک قسم کا ستر چاہتا ہے۔ تقویٰ کے مراتب بہت ہیں، لیکن بہر

حال تقویٰ کے لئے تکلف ہے اور متقی حالت جنگ میں ہے اور صالح اس جنگ سے باہر ہے۔ جیسے کہ میں نے مثال کے طور پر اوپر ریاء کا ذکر کیا ہے جس سے متقی کو آٹھوں پہر جنگ ہے"۔

ریاء اور حلم کی جنگ

ریاء اور حلم کی جنگ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

"بسا اوقات ریاء اور حلم کا جنگ ہو جاتا ہے۔ کبھی انسان کا غصہ کتاب اللہ کے برخلاف ہوتا ہے۔ گالی سن کر اس کا نفس جوش مارتا ہے تقویٰ اس کو سکھلاتا ہے کہ وہ غصہ کرنے سے باز رہے۔ جیسے قرآن کہتا ہے (الفرقان: 73) کہ جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔ ایسا ہی بے صبری کے ساتھ اسے اکثر جنگ کرنا پڑتا ہے۔ بے صبری سے مراد یہ ہے کہ اس کو راہ تقویٰ میں اس قدر دقتوں کا مقابلہ ہے کہ مشکل سے وہ منزل مقصود پر پہنچتا ہے، اس لئے بے صبر ہو جاتا ہے مثلاً ایک کنواں پچاس ہاتھ تک کھودنا ہے۔ اگر دو چار ہاتھ کے بعد کھودنا چھوڑ دیا جائے، تو محض یہ ایک بدظنی ہے۔ اب تقویٰ کی شرط یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے احکام دیئے، ان کو اخیر تک پہنچائے اور بے صبر نہ ہو جاوے۔

پھر فرمایا:

"راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں۔ ایک دین العجائز والے جو موٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکام شریعت کے پابند ہو گئے اور نجات پا گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ ہرگز نہ تھکے اور چلتے گئے، حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے، لیکن نامرادوہ فرقہ ہے کہ دین العجائز سے تو قدم آگے رکھا، لیکن منزل سلوک کو طے نہ کیا، وہ ضرور دہریہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے رہے۔ چلہ کشیاں بھی کیں، لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔ جیسے ایک شخص منصور مسیح نے بیان کیا کہ اس کی عیسائیت کا باعث یہی تھا کہ وہ مرشدوں کے پاس گیا، چلہ کشی کرتا رہا، لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا، تو بدظن ہو کر عیسائی ہو گیا"۔

"سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں، وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔ بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تو مردود و مخذول ہے۔ ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اگر ملعون ہوں تو ملعون ہی سہی۔ غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے۔ سو یہ سب صدق و صبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔

کامیابی استقامت پر موقوف ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

"یہ جو فرمایا ہے کہ (العنکبوت: 69) یعنی ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہوگا۔ ایک دو گھنٹے کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں۔ بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے سو متقی کی نشانی استقامت ہے۔ جیسے کہ فرمایا (حم السجدہ: 31) یعنی جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا۔ مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلاء اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے۔ ضرور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مورد مخاطبہ و مکالمہ الٰہی انبیاء کی طرح ہوگا۔

ولی بننے کے لئے ابتلا ضروری ہیں

آپ فرماتے ہیں کہ:

"بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں اور واصلین سے ہو جاویں۔ ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ انبیاء کے حالات کو دیکھیں۔ یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صدہا ولی فی الفور بن گئے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے (۔) (العنکبوت: 3) یعنی کیا لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے، وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور آزمائے نہیں جائیں گے؟ جب تک انسان آزمایا نہ جاوے فتن میں نہ ڈالا جاوے، وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزیدؒ وعظ فرما رہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسماعیل کو لے لیا۔ کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔ (آل عمران: 141) یعنی اور یہ وہ ایام ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آ گیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے"۔ اب بھی بعض لوگوں میں یہ نقص پایا جاتا ہے کہ فلاں کا علم ہمارے سے کم ہے اور اس کو فلاں عہدہ ملا ہوا ہے اور ہم سے کوئی خدمت نہیں لی جا رہی۔ بہرحال فرماتے ہیں "یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزیدؒ پر ظاہر کیں تو انہوں نے قصے کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لیمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں، جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا جب میں بویا گیا، زمین میں مخفی رہا، خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولہو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا؟

یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جا کر بلا مجاہدہ و تزکیہ ایک دم میں صدیقین میں داخل ہو گیا۔ قرآن شریف کو دیکھو کہ خدا کس طرح تم پر راضی ہو، جب تک نبیوں کی طرح تم پر مصائب و زلازل نہ آویں، جنہوں نے بعض وقت تنگ آ کر یہ بھی کہہ دیا (۔) (البقرۃ: 215) یہاں تک کہ رسول اور وہ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ سنو! یقیناً اللہ کی مدد قریب ہے۔ اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے پھر خدا نے ان کو قبول کیا۔

ایمان بالغیب

ایمان بالغیب کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ تقویٰ جیسا کہ مَیں بیان کر آیا ہوں کسی قدر تکلف کو چاہتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ (البقرہ: 3-4) یعنی ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اس میں ایک تکلف ہے مشاہدہ کے مقابل ایمان بالغیب لانا ایک قسم کے تکلف کو چاہتا ہے سو متقی کے لئے ایک حد تک تکلف ہے کیونکہ جب وہ صالح کا درجہ حاصل کرتا ہے تو پھر غیب اس کے لئے غیب نہیں رہتا کیونکہ صالح کے اندر سے ایک نہر نکلتی ہے جو اس میں سے نکل کر خدا تک پہنچتی ہے وہ خدا اور اس کی محبت کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے کہ (۔) (بنی اسرائیل: 73) کہ جو اسی دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ اسی سے ظاہر ہے کہ جب تک انسان پوری روشنی اسی جہان میں نہ حاصل کرلے وہ کبھی خدا کا منہ نہ دیکھے گا۔ سو متقی کا یہی کام ہے کہ وہ ہمیشہ ایسے سرمے تیار کرتا رہے جس سے اس کا روحانی نزول الماء دور ہو جائے۔ اب اس سے ظاہر ہے کہ متقی شروع میں اندھا ہوتا ہے۔ مختلف کوششوں اور تزکیوں سے وہ نور حاصل کرتا ہے۔ پس جب سوجاکھا ہو گیا اور صالح بن گیا پھر ایمان بالغیب نہ رہا اور تکلف بھی ختم ہو گیا۔ جیسے کہ رسول اکرم ﷺ کو بِرَاٴيِ الْعَيْنِ اسی عالم میں بہشت و دوزخ وغیرہ سب کچھ مشاہدہ کرایا گیا جو متقی کو ایک ایمان بالغیب کے رنگ میں ماننا پڑتا ہے وہ تمام آپ کے مشاہدہ میں آگیا۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ متقی اگرچہ اندھا ہے اور تکلف کی تکلیف میں ہے لیکن صالح ایک دارالامان میں آگیا ہے اور اس کا نفس نفس مطمئنہ ہو گیا ہے متقی اپنے اندر ایمان بالغیب کی کیفیت رکھتا ہے وہ اندھا دھند طریق سے چلتا ہے اس کو کچھ خبر نہیں ہر ایک بات پر اس کا ایمان بالغیب ہے۔ یہی اس کا صدق ہے اور اس صدق کے مقابل خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ فلاح پائے گا (۔) (البقرہ: 6)۔

اقامتِ صلوٰۃ

پھر نماز کے قیام کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

"اس کے بعد متقی کی شان میں آیا ہے (البقرہ: 4) یعنی وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے یہاں لفظ کھڑی کرنے کا آیا ہے یہ بھی اس تکلف کی طرف اشارہ کرتا ہے جو متقی کا خاصہ ہے یعنی جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہوتا ہے جن کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے جس کو اس نے کھڑا کرنا ہے۔ جب اس نے اللہ اکبر کہا تو ایک ہجوم وساوس ہے جو اس کے حضور قلب میں تفرق ڈال رہا ہے وہ ان سے کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے، پریشان ہوتا ہے، ہر چند حضور و ذوق کے لئے لڑتا مرتا ہے لیکن نماز جو گری پڑتی ہے بڑی جان کنی سے اسے کھڑا کرنے کے فکر میں ہے۔ بار بار (۔) کہہ کر نماز کے قائم کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے اور ایسے ﴿اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾ کی ہدایت چاہتا ہے جس سے اس کی نماز کھڑی ہو جائے۔ ان وساوس کے مقابل میں متقی ایک بچہ کی طرح ہے جو خدا کے آگے گڑگڑاتا ہے روتا ہے اور کہتا ہے کہ میں (۔) (الاعراف: 177) ہو رہا ہوں (یعنی زمین کی طرف جھک گیا)۔ سو یہی وہ جنگ ہے جو متقی کو نماز میں نفس کے ساتھ کرنی ہوتی ہے اور اسی پر ثواب مترتب ہوگا۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نماز میں وساوس کو فی الفور دور کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ﴿وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ﴾ کی منشاء کچھ اور ہے۔ کیا خدا نہیں جانتا؟ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کا قول ہے کہ ثواب اس وقت تک ہے جب تک مجاہدات ہیں اور جب مجاہدات ختم ہوئے تو ثواب ساقط ہو جاتا ہے۔ گویا صوم و صلوٰۃ اس وقت تک اعمال ہیں جب تک ایک جدوجہد سے وساوس کا مقابلہ ہے لیکن جب ان میں ایک اعلیٰ درجہ پیدا ہو گیا اور صاحب صوم و صلوٰۃ تقویٰ کے تکلف سے بچ کر صلاحیت سے رنگین ہو گیا تو اب صوم و صلوٰۃ اعمال نہیں رہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے سوال کیا کہ کیا اب نماز معاف ہو جاتی ہے؟ کیونکہ ثواب تو اس وقت تھا جس وقت تک تکلف کرنا پڑتا تھا۔ سو بات یہ ہے کہ نماز اب عمل نہیں بلکہ ایک انعام ہے۔ یہ نماز اس کی ایک غذا ہے جو اس کے لئے قرۃ العین ہے۔ یہ گویا نقد بہشت ہے۔

بجلی کے غیر ضروری بلب اور ٹیوب لائٹس بند رکھیں اس سے آپ کی بچت ہوگی۔

ہے گلشن دل تیری ہی خوشبو سے معطر * ہر پھول تری یاد کے غنچے سے کھلا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں اور شفقتوں کے ثمرات

مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب

دعاؤں کا اثر

خاکسار کے والد مکرم محمد شریف وڑائچ صاحب کے چچازاد بھائی مکرم چوہدری محمد مہدی صاحب تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کو 17 جون 82ء کو دشمن نے زمین پر قبضہ کرنے کے لئے قتل کر دیا۔ خاکسار کے والد صاحب اس مقدمہ قتل کے مدعی تھے یہ 16 نومبر 82ء کو شدید بخار کے حملہ سے وفات پا گئے۔

چچا مہدی صاحب کے قتل کا صدمہ ہمارے خاندان کے لئے بہت بڑا سانحہ تھا اب والدصاحب کی وفات ہم پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑی۔ خاکسار کو دو تین ماہ اس صدمہ نے کچھ سمجھ ہی نہ آنے دی تاہم اس گھبراہٹ میں حضور انور کی خدمت میں ساری خاندانی صورت بذریعہ خط پیش کر دی تو حضور نے 7 مئی 83ء کو مع دادا جان مکرم چوہدری مرزا خان صاحب بلایا خاکسار کی حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی حضور نے کمرہ ملاقات میں داخل ہوتے ہی پہلے دادا جان اور پھر مجھے سینے سے لگایا اور مجھے پیار سے اپنے ساتھ بٹھا لیا اور اپنا دایاں بازو میرے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا پوری تفصیل مقدمہ کی بتائیں میں نے برستی آنکھوں سے تمام واقعات عرض کر دیئے اور بے ساختہ میرے منہ سے نکل گیا کہ اب ہمارے خاندان میں اس مقدمہ کی پیروی کرنے والا بھی کوئی نہیں رہا میری اس وقت عمر 23 سال تھی حضور انور نے فرمایا آپ کیوں گھبراتے ہیں کیس کی پیروی میں کروں گا چنانچہ حضور نے مجھے ہر پیشی کی تفصیل لکھتے رہنے کی ہدایت فرمائی میں نے حضور انور سے عرض کیا صلح کی بات چلی ہے تو انہوں نے صلح میں بچیوں کے رشتے دینے کا بھی ایک آفر دیا ہے اس پر حضور نے فرمایا ایک وہ ہمارا روحانی دشمن ہے اور دوسرا جسمانی یہ رشتہ لے کر خاندان کو تباہ نہیں کرنا اس پر ہم رخصت ہونے لگے تو دادا جان نے پھر دعا کی درخواست کی جس پر حضور نے انہیں گلے لگا کر کہا میں دعا کروں گا بہت دعا کروں گا اور بہت چوکھی دعا کروں گا اس طرح ہم واپس آ گئے۔

میں اس مقدمہ کا اب مدعی بن گیا ہوا تھا ہر پیشی کی اطلاع اور کارروائی کی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں بھجواتا تھا اور میں نے حضور کی دعاؤں کا اثر بار بار محسوس کیا۔

ایک خاص سعادت

دسمبر 1983ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر جب ملاقات کے لئے ضلع گجرات کے ساتھ شامل ہوا تو لوگ حضور کے پاس سے گزر کر سامنے ہال میں بیٹھ جاتے حضور صرف ان دوستوں سے مصافحہ کرتے اور گلے ملتے جن کے ساتھ مہمان ہوتا جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں راتوں رات ہیڈ رسول ضلع منڈی بہاؤالدین پہنچا اور صبح جلسہ کی کارروائی کے دوران دس بجے دن اپنے ایک مہمان دوست کو منڈی بہاؤالدین سے لے کر ربوہ پہنچ گیا۔ سارا دن 27 دسمبر 83ء کو جلسہ سنا حضور انور کا خطاب بھی اور رات کو ضلع سرگودھا کے ساتھ شامل ہو کر ملاقات کی سعادت حاصل کی مصافحہ کے علاوہ اپنے پیارے امام سے گلے لگ کر ملا۔

اولاد عطا ہوئی

حضور انور کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست کا سلسلہ جاری تھا حضور نے تحریک وقف نو جاری فرمائی خاکسار کی شادی ہوئے چھ سال گزر گئے تھے اولاد نہیں تھی خاکسار نے تحریک پر فوری لبیک کہا تو حضور کی طرف سے مورخہ 28 مئی 1987ء کو خط ملا جس میں حضور کی طرف سے اولاد کے لئے دعا کا ذکر تھا۔

اس کے بعد ایک خطبہ جمعہ میں حضور انور نے تحریک جدید کے حوالہ سے فرمایا کہ بے اولاد لوگ تحریک جدید کے مالی جہاد میں متوقع بچہ کے لئے چندہ ادا کرتے رہیں تو خدا تعالیٰ اس کے طفیل انہیں اولاد ضرور دے گا چنانچہ میں نے متوقع بچہ ابن صفدر علی وڑائچ تحریک جدید کے مالی جہاد میں حسب توفیق نام لکھوا دیا یہ سلسلہ دس سال جاری رہا اور اب تینوں بچوں کے نام پر چندہ ادا کیا جاتا ہے۔ خاکسار ان دونوں بابرکت تحریکوں میں شامل ہو چکا تھا چنانچہ خاکسار نے 1987ء کے آخر میں ایک خواب دیکھی کہ مکرم نصر اللہ بھلی صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا جن کی داڑھی سیاہ تھی سفید داڑھی کے ساتھ خواب میں نظر آتے ہیں اور اپنی شہادت کی انگلی بلند کرتے ہوئے بڑے زوردار آواز میں کہتے ہیں خدا تعالیٰ صفدر وڑائچ کو اولاد کی نعمت سے نوازے گا یہ فقرہ تین دفعہ دہراتے ہیں اور پھر تین دفعہ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کا دایاں ہاتھ پکڑ کر بلند کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مرزا عبدالحق صاحب گواہ رہنا اس طرح میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں بھی یہ خواب لکھ دیا تھا۔ مکرم بھلی صاحب نے مذاقاً کہا کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے اولاد اس وقت دینی ہو جب میری داڑھی سفید ہو جائے گی۔ حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتا رہتا تھا چنانچہ حضور کی طرف سے وقف نو کا نمبر بھی الاٹ ہو گیا۔ چنانچہ بعد میں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ مجھے عقد ثانی کرنا پڑا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔

14 / اکتوبر 1992ء کو ایک نو احمدی کے بھائی نے ہم تین احمدیوں پر قاتلانہ حملہ کیا ہمیں تین تین فائر لگے خدا تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں دوبارہ زندگی عطا فرمائی جب حضور انور کی خدمت میں اس حادثہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے میرے نام دعاؤں بھرا اور حوصلہ دلانے والا خط تحریر فرمایا۔

چنانچہ حضور کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین شفاء اور صحت سے نوازا ہے اور مجھے مستقل خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اس دشمن کو اللہ تعالیٰ نے معاف کرنے کی توفیق بھی عطا کی جس پہ حضور نے خوشی کا اظہار فرمایا۔

حضور کی طرف سے پیار

قاتلانہ حملہ میں زخمی ہونے کے بعد خاکسار زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا تو مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مع مکرم ناظر صاحب امور عامہ میری بیمار پرسی کے لئے سول ہسپتال سرگودھا تشریف لائے اور میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے حضور کی طرف سے پیار کا پیغام دیا پھر صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور اپنی طرف سے۔ تو میرے پاس کھڑے ہوئے ایک دوست نے بلند آواز میں کہا دیکھو جس شخص کو خدا تعالیٰ کا پیارا خلیفہ اور آپ کے بھائی پیار اور محبت کر رہے ہوں اسے اور کس بات کی ضرورت ہے۔ واقعی اس پیار نے میرے وجود میں ایک کرنٹ پیدا کر دیا اور مجھے اپنے زخموں کی تکلیف کا احساس نہ رہا اور اپنے پیارے امام کی یاد میں رو رو کر دعائیں کرنے لگا مارچ 1993ء کو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ نے حضور کی طرف سے ایک نوٹ تحفہ کے طور پر بند لفافے میں دیا اور حضور انور کی طرف سے عید کے موقع پر پھلوں اور مٹھائی کا تحفہ ملا یہ ایک آقا کا اپنے غلام سے پیار اور محبت کا تعلق ہے۔

آگ ہماری غلام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ایسی شدید ہے کہ دوسری تمام آگیں اس کے مقابلہ میں سرد پڑ جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کو بھی ایک دفعہ الہام ہوا کہ:

''آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے''۔

اس کا بھی یہی مفہوم ہے کہ ہمارے دل میں عشق الٰہی کی آگ شعلہ زن ہے۔ اس آگ کے مقابلہ میں ظاہری آگ کی کیا حیثیت ہے ایک گرم توا انسان کے ہاتھ کو تو جلا دیتا ہے مگر انگارے کو نہیں جلا سکتا۔ اسی طرح آگ اس شخص کو نہیں جلا سکتی جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ بھڑک رہی ہو۔ چنانچہ اسی وقت بادل آیا اور برسا اور وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اور یہ معجزہ دیکھ کر اس کی قوم کے بعض لوگوں کے دلوں میں ایمان پیدا ہو گیا اور اس کیلئے سلامتی کے سامان پیدا ہو گئے۔

1903ء میں جب ایک شخص عبدالغفور نے جو دین حق سے مرتد ہو کر آریہ ہو گیا تھا اور اس نے اپنا نام دھرم پال رکھ لیا تھا ''ترک اسلام'' نامی کتاب لکھی۔ تو حضرت خلیفہ اول نے اس کا جواب لکھا۔ جو ''نورالدین'' کے نام سے شائع ہوا۔ یہ کتاب روزانہ حضرت مسیح موعود کو سنائی جاتی تھی۔ جب دھرم پال کا یہ اعتراض آیا کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوئی تھی تو دوسروں کے لئے کیوں نہیں ہوتی۔ اور اس پر حضرت خلیفہ اول کا یہ جواب سنایا گیا کہ اس جگہ ''نار'' سے ظاہری آگ مراد نہیں بلکہ مخالفت کی آگ مراد ہے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس تاویل کی کیا ضرورت ہے اگر لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کس طرح ٹھنڈی ہوئی تو وہ مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ آیا میں اس آگ میں سے سلامتی کے ساتھ نکل آتا ہوں یا نہیں۔

حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی وجہ سے حضرت خلیفہ اول نے اپنی کتاب ''نورالدین'' میں یہی جواب لکھا اور تحریر فرمایا کہ:

''تم ہمارے امام کو آگ میں ڈال کر دیکھ لو۔ یقیناً خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اسے اس آگ سے اسی طرح محفوظ رکھے گا جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو محفوظ رکھا تھا''۔ (''نورالدین'' ص146)

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص614)

جب کسی نوجوان کو انعام دیا جاتا ہے تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ دوسرے نوجوانوں کے دلوں میں بھی یہ تحریک پیدا ہو کہ وہ بھی ویسے ہی کام کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35447 میں وجیہہ نثار بنت نثار احمد مرحوم قوم ککھڑ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/7700 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ وجیہہ نثار بنت نثار احمد مرحوم راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید بٹ ولد عبدالصمد بٹ راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ بٹ ولد عبدالمجید بٹ راولپنڈی

مسل نمبر 35448 میں امتہ الاعلیٰ بنت غالب الدین قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے بائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امتہ الاعلیٰ بنت غالب الدین اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود احمد ولد رحمت علی ظہور اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد سعید ولد محمد اسمٰعیل اسلام آباد

مسل نمبر 35449 میں نادیہ بشارت بنت غالب الدین قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نادیہ بشارت بنت غالب الدین اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود احمد ولد رحمت علی ظہور اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد سعید ولد محمد اسمٰعیل اسلام آباد

مسل نمبر 35451 میں زینب نصرت جاوید بنت ارشد محمود جاوید پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 15 تولے مالیتی -/114000 روپے۔ بینک میں جمع نقد رقم -/608600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زینب نصرت جاوید بنت ارشد محمود جاوید اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 شاہد محمود ولد ماشاء اللہ خان اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 سید محمود احمد وصیت نمبر 19576

مسل نمبر 35452 میں فضل اللہ منصور احمد ولد نصیر احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ساڑھے بائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فضل اللہ منصور ولد نصیر احمد بھٹی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود ولد چوہدری نذیر احمد مرحوم اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد احمد ککلر ولد چوہدری محمد الدین ککلر اسلام آباد

مسل نمبر 35453 میں احسن رفیق ولد رانا رفیق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احسن رفیق ولد رانا رفیق احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 رانا رفیق احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 سید تنویر مجتبےٰ والد سید غلام مجتبےٰ اسلام آباد

مسل نمبر 35454 میں مصور احمد ولد ظفر احمد قوم چھر راجپوت پیشہ ٹیچر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بینک میں جمع رقم -/45000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مصور احمد ولد ظفر احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 عبدالکریم جاوید ولد عبدالمجید اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 کاشف ہمایوں ولد چوہدری خلیل احمد اسلام آباد

مسل نمبر 35456 میں عنایت بیگم زوجہ ملک منور علی قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت 1965ء ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/60000 روپے۔ روڈ رولر مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا نمبر 3 مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عنایت بیگم زوجہ ملک منور علی سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد محمود وصیت نمبر 25676 گواہ شد نمبر 2 منور علی ولد سید محمد سمن آباد لاہور

مسل نمبر 35457 میں رابعہ وسیم زوجہ وسیم احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 30 تولے مالیتی -/195000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رابعہ وسیم زوجہ وسیم احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد خاوند موصیہ

درخت بھی جاندار ہیں۔ سانس لیتے ہیں، محسوس کرتے ہیں ان سے پیار کریں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 20 دسمبر 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	ترتیل القرآن
1-40 a.m	مجلس سوال و جواب
2-50 a.m	خطبہ جمعہ
3-55 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 a.m	یسرنا القرآن
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	کہکشاں
8-10 a.m	مشاعرہ
9-05 a.m	تعارفی پروگرام
9-25 a.m	کوئز۔ انوار العلوم
9-55 a.m	مجلس سوال و جواب
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	فرانسیسی سروس
1-30 p.m	مجلس سوال و جواب
2-40 p.m	یسرنا القرآن
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m	تعارفی پروگرام
4-25 p.m	کوئز انوار العلوم
5-05 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-45 p.m	مجلس سوال و جواب
6-50 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	چلڈرنز کارنر
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	فرانسیسی زبان میں چند پروگرام
11-00 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 21 دسمبر 2003ء

12-05 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	مجلس سوال و جواب
2-05 a.m	مشاعرہ
3-15 a.m	چلڈرنز کلاس
4-15 a.m	یسرنا القرآن
5-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-25 a.m	تقریر۔ مکرم فرید احمد نوید صاحب
8-05 a.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر) 19 دسمبر 2003ء
9-05 a.m	کوئز۔ تاریخ احمدیت
10-00 a.m	چلڈرنز کارنر
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-50 p.m	سپینش سروس
1-45 p.m	سوال و جواب
2-45 p.m	کوئز تاریخ احمدیت
3-25 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	تقریر
5-05 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر) 19 دسمبر 2003ء
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	گلشن وقف نو
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 22 دسمبر 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	گلشن واقفین نو
2-20 a.m	سوال و جواب
3-25 a.m	تقریر
3-50 a.m	سوال و جواب اردو
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-20 a.m	سوال و جواب
7-25 a.m	کوئز۔ روحانی خزائن
8-20 a.m	فرانسیسی سروس
9-25 a.m	کوئز۔ خطبات امام
10-00 a.m	گلشن واقفین نو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز سروس
1-05 p.m	چائنیز پروگرام
1-35 p.m	مجلس سوال و جواب
2-35 p.m	کوئز۔ خطبات امام
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m	زندہ لوگ
4-35 p.m	سفر ہم نے کیا
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال و جواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-05 p.m	فرانسیسی سیکھئے
10-10 p.m	جرمن سروس
11-15 p.m	لقاء مع العرب

ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ آپ کے خون کا عطیہ کسی کی زندگی بچا سکتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد طارق سہیل صاحب انسپکٹر الفضل کے چھوٹے بھائی مکرم احمد خالد قمر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم دسمبر 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے یسریٰ خالد نام عطا کیا۔ نومولودہ مکرم چوہدری ڈاکٹر قاسم علی آف قصور حال مقیم دارالعلوم جنوبی کی پوتی اور چوہدری سلیم احمد صاحب آف خوشاب حال دارالعلوم جنوبی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادمہ دین بنائے۔

یکم دسمبر کو ہی محمد طارق سہیل صاحب کی چھوٹی بہن ماہم ارم صاحبہ زوجہ مکرم محمد اعظم بھٹی صاحب گھسیٹ پورہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے اس کا نام عطیۃ الکریم عطا فرمایا ہے نومولود چوہدری ڈاکٹر قاسم علی صاحب کی نواسی اور مکرم سیف الرحمٰن صاحب بھٹی ربوہ کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم طارق محمود کھوکھر صاحب مربی سلسلہ محمود آباد فارم سندھ کے والد مکرم چوہدری دین محمد صاحب لطیف نگر ضلع میر پور خاص مورخہ 12 دسمبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مورخہ 13 دسمبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب پرنسپل مدرسۃ الحفظ کے نانا اور مکرم چوہدری عزیز احمد بھٹی صاحب مینیجر ناصر آباد فارم کے ماموں تھے۔ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب دارالرحمت شرقی ب لکھتی ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبدالقدیر قیوم صاحب انچارج المہدی ہسپتال مٹھی و ڈاکٹر منصورہ قدیر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم دسمبر 2003ء بروز پیر کو دوسری بیٹی سے نوازا۔ بیٹی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ماہم قدیر عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد لطیف صاحب سرہندی محلہ دارالبرکات ربوہ کی اہلیہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ بنت بابو عبدالرحمٰن صاحب مرحوم سابق امیر جماعت انبالہ رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 3 دسمبر 2003ء بروز بدھ بعمر 76 سال انتقال کر گئی ہیں۔ اسی دن بعد نماز عصر بیت دارالبرکات میں صدر محلہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری نذیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ تہجد گزار صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں متعدد نواسے اور نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مولیٰ کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اکرم خالد صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ دارالصدر غربی قمر کی والدہ مکرمہ صغریٰ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد طفیل صاحب تنگلی مرحوم مورخہ 30 نومبر 2003ء بعمر 74 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اسی روز بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور دعاؤں کا ایک خزانہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت سے نوازے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

آمین

رغیبہ سحر بنت قاری حافظ مسرور احمد صاحب استاذ مدرسۃ الحفظ ربوہ نے بعمر 5 سال 6 ماہ میں قرآن کریم ختم کیا ہے۔ مورخہ 10 دسمبر 2003ء کو تقریب آمین ہوئی۔ مکرم حافظ منور احمد احسان صاحب نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بابرکت اور قرآنی برکات سے فیضیاب کرے۔

گمشدہ رسید بک

مجلس انصار اللہ ناصر آباد جنوبی کی رسید بک نمبر 3416 گم ہو گئی ہے۔ اس رسید بک پر انصار اللہ کا کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔ اگر کسی دوست کو رسید بک ملی ہو تو دفتر میں پہنچا دیں۔ (قائد مال انصار اللہ پاکستان)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	19۔دسمبر	زوال آفتاب	12-05
جمعہ	19۔دسمبر	غروب آفتاب	5-09
ہفتہ	20۔دسمبر	طلوع فجر	5-34
ہفتہ	20۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-01

ایل ایف او پر مؤقف نہ بدلنے کا فیصلہ

وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی اور مسلم لیگ کے صدر شجاعت حسین نے صدر جنرل مشرف سے اہم ملاقات کی جس میں ایل ایف او پر مؤقف نہ بدلنے کا فیصلہ کیا گیا۔ملاقات میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ حکومت مجلس عمل کی ڈیڈ لائن یا احتجاجی تحریک سے مرعوب نہیں ہوگی۔ آئینی ترامیم کا بل آئندہ ہفتے اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ سارک کانفرنس سے پہلے صدر کو اعتماد کا ووٹ حاصل ہو جائے۔

سمجھوتہ ایکسپریس کی بحالی کیلئے مذاکرات شروع

سمجھوتہ ایکسپریس کی بحالی کیلئے دوروزہ پاک بھارت مذاکرات نئی دہلی میں شروع ہو گئے ہیں۔جن میں شرکت کیلئے پاکستان ریلوے کا چار رکنی وفد ایڈیشنل جنرل مینیجر کی سربراہی میں واہگہ بارڈر کے راستے نئی دہلی میں پہنچا۔ واہگہ بارڈر پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وفد کے سربراہ نے کہا کہ پاکستان سمجھوتہ ایکسپریس کو لاہور سے اٹاری کی بجائے لاہور سے امرتسر تک چلانے کیلئے بھارت کو تجویز دے گا۔ ہماری کوشش ہے کہ 26دسمبر 2003ء سے ٹرین سروس شروع ہو جائے۔ سمجھوتہ ایکسپریس کے سلسلے میں آخری بار اپریل 2000ء میں تین سال کے لئے معاہدہ ہوا تھا مگر دسمبر 2001ء میں بھارت نے یہ ٹرین یکطرفہ طور پر بند کر دی تھی اس سروس سے دونوں ملکوں کے درمیان تجارت بھی شروع ہو جائے گی۔ دونوں ممالک کے درمیان سمجھوتہ ایکسپریس کا کرایہ 50روپے فی کس مقرر کیا گیا ہے۔

طاقتور دھماکہ صدر کا تمام قافلہ اڑا سکتا تھا

سینئر پاکستانی حکام نے راولپنڈی بم دھماکے کے حوالے سے بتایا کہ دھماکہ اب تک کی کارروائیوں میں ہدف کے قریب ترین تھا۔ یہ طاقتور دھماکہ صدر کا تمام قافلہ اڑا سکتا تھا۔ دی نیوز انٹیلی جنس یونٹ کی رپورٹ کے مطابق 11 ستمبر 2001ء کے بعد صدر پر یہ تیسرا قاتلانہ حملہ تھا۔حالیہ حملوں سے ثابت ہوگیا ہے کہ دہشت گرد صدر کے سفری اوقات، آمد اور روانگی کے بارے میں خفیہ اطلاعات تک رسائی رکھتے تھے، صدر نے واقعے سے چند گھنٹے قبل سیکیورٹی انتباہ مسترد کر دیا تھا۔ حالیہ حملہ القاعدہ کی دھمکیوں کا فالو اپ محسوس ہوتا ہے۔

سارک کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پیش نہیں ہونے دینگے

سارک کے سیکرٹری جنرل قمر رحیم نے واضح کیا ہے کہ آئندہ ماہ اسلام آباد میں ہونے والی سارک سربراہی کانفرنس میں پاکستان کو کشمیر یا دیگر دو طرفہ معاملات ایجنڈہ میں شامل نہیں کرنے دیئے جائیں گے ہندوستان ٹائمز کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ایک ملک کو ایجنڈا پر حاوی نہیں ہونے دیا جائے گا۔ بلکہ ایجنڈا اتفاق رائے سے تیار کیا جائے گا۔ سارک چارٹر کے مطابق دو طرفہ معاملات نہیں اٹھائے جاسکتے۔ تمام ممالک کے اتفاق رائے سے معاملات کو طے کیا جائے گا۔

صدر کی سیکیورٹی کیلئے بیرون ملک سے مدد حاصل نہیں کی جائے گی

وزیر داخلہ مخدوم فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ صدر مملکت جنرل مشرف کی سیکیورٹی کیلئے کسی بھی بیرونی ملک سے کوئی مدد حاصل نہیں کی جائے گی جو ممالک تعاون کی پیشکش کر رہے ہیں ان سے سیکیورٹی کے حوالے سے صرف ٹیکنیکل تعاون اور معاونت حاصل کی جاسکتی ہے۔ مشرف آرمی چیف بھی ہیں اس لئے حملے کی تحقیقات سول کے ساتھ دیگر متعلقہ ادارے بھی کر رہے ہیں۔ سارک کیلئے سیکیورٹی پلان تیار کر لیا گیا ہے۔

شمالی علاقہ جات میں برفباری

شمالی علاقہ جات شدید سردی کی لپیٹ میں ہیں۔ شاہراہ ریشم اور استور روڈ میں تین تین فٹ برفباری اور لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے مکمل طور پر بلاک ہو چکی ہے۔ ہزاروں افراد گاڑیوں میں پھنس گئے ہیں۔ محکمہ موسمیات کی رپورٹ کے مطابق آئندہ چند دنوں میں مزید برفباری کے ساتھ ساتھ بارش کا بھی امکان ہے۔

عراق میں دو بم دھماکے

عراق کے دارالحکومت بغداد میں دو بم دھماکوں میں 22۔افراد ہلاک اور 15 زخمی ہو گئے۔ بغداد کے معروف چوراہے میں آئل ٹینکر سڑک کنارے بم سے ٹکرا گیا۔ دھماکے سے منی بس اور دو کاروں کو بھی آگ لگ گئی۔ جس سے 20 افراد ہلاک ہو گئے۔ دوسرا دھماکہ ایک کار میں ہوا جس میں دو عراقی ہلاک ہو گئے۔ دھماکے کے بعد امریکی فوج نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ سمارا میں صدام کے حامیوں نے امریکی فوجی قافلے پر حملہ کر کے تین امریکیوں کو زخمی کر دیا۔ صدام کے حامی مظاہرین پر امریکی فوج نے فائرنگ کر کے 4 طلباء کو زخمی کر دیا۔ فلوجہ میں چھاپوں کے دوران لاؤڈ سپیکر کے ذریعے لوگوں کو گھروں سے باہر نکلنے کا اعلان کیا جاتا رہا۔ ایک ہیلی کاپٹر کو راکٹ سے گرانے کی کوشش کی گئی۔

صدام کو سزائے موت ملنی چاہئے۔بش

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ سابق عراقی صدر صدام حسین کو سزائے موت ملنی چاہئے۔ وہ اپنے جرائم کی وجہ سے سزائے موت کا مستحق ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ صدام کی سزا کا فیصلہ امریکی صدر نہیں عراقی عوام کرینگے۔ مقدمے میں امریکہ کا کوئی کردار نہیں۔ سابق عراقی صدر نے عوام کو انصاف سے محروم رکھا۔ انہیں انصاف ملے گا۔

اسامہ کو جلد زندہ یا مردہ پکڑ لیں گے

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ القاعدہ کا لیڈر اسامہ پاکستان یا افغانستان کے سرحدی علاقوں میں چھپا ہوا ہے۔ اسے جلد ہی زندہ یا مردہ پکڑ کر انصاف کے کٹہرے میں لائینگے۔

جہاد فرض ہے مگر خودکش حملے غیر اسلامی ہیں

انڈونیشیا کی علماء کونسل نے کہا ہے کہ جہاد فرض ہے مگر خودکش حملے غیر اسلامی اور سود حرام ہے۔ اسلام میں خودکش حملوں کی گنجائش نہیں تاہم اسلام خطرے میں ہونے کی صورت میں جہاد فرض ہے۔ ہمارا دین ہر قسم کی تباہی کی مخالفت کرتا ہے۔

ایران سب سے بڑا دہشت گرد ہے۔اسرائیل

اسرائیلی خفیہ ادارے کے سربراہ نے کہا ہے کہ ایران دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ہے۔ اس کے خلاف پابندیاں لگانے کے عملی اقدامات کو یقینی بنایا جائے۔ وہ مسلسل دنیا بھر میں اسرائیلی تنصیبات پر حملوں کی منصوبہ بندی اور دہشت گردوں کی مدد کرتا رہا ہے غیر روایتی ہتھیاروں کے حصول کیلئے بھی کوشاں ہے۔

بھوٹان میں 90 باغی اور 34 فوجی مارے گئے

بھوٹان میں بھارتی فوجیوں نے شاہی فوج کے ساتھ مل کر باغیوں کے خلاف آپریشن کے دوران 90 باغیوں کو ہلاک کر دیا اس کارروائی میں 34 فوجی مارے گئے۔ آپریشن کے دوسرے روز متعدد باغیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔

صدام پر منصفانہ مقدمہ چلنا چاہئے

ایرانی صدر خاتمی نے کہا ہے کہ صدام حسین کے خلاف کھلی عدالت میں منصفانہ مقدمہ چلایا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ صدام کی 8 سال تک مدد کرنے والے ہی آج اس کے مقابل ہیں۔

اقوام متحدہ اپنا عملہ عراق بھیجے

عراق کے وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنا عملہ واپس عراق بھیجے اور شہریوں کی ہلاکتوں کا سلسلہ بند کرانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ لیکن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ عراق میں حالات سازگار نہیں۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 دار الفضل ربوہ۔ فون 213207

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں
گولبازار ربوہ فون: 04524-213160

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ڈبل نیل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29